

# اسرائیل کی عہد اور یہودی قوم سے غداری

## یہودیت: انصاف اور رحم کا عہد

یہودیت دنیا کے قدیم ترین توحیدی مذاہب میں سے ایک ہے، جو مقدس سر زمین کی مٹی میں جڑی ہوئی ہے اور نہ تو فتح پر مبنی ہے اور نہ ہی تسلط پر، بلکہ انصاف، رحم اور عاجزی پر قائم ہے۔ جیسا کہ بنی میکاہ نے لکھا:

”خداوند تم سے کیا مانگتا ہے سوائے اس کے کہ تم انصاف کرو، رحم سے محبت کرو اور اپنے خدا کے ساتھ عاجزی سے چلو؟“ میکاہ 6:8

یہ عہد - بریت - خدا اور یہودی قوم کے درمیان کبھی بھی مراءات دینے کے لیے نہیں تھا، بلکہ اخلاقی ذمہ داری کا تقاضا کرتا تھا۔ چنانہ ہونا اس کا مطلب ہے کہ ایک اعلیٰ اخلاقی معیار پر پابند ہونا، قوموں کے لیے روشنی بننا۔

”میں، خداوند، نے تمہیں انصاف میں بلایا ہے... میں تمہیں لوگوں کے لیے عہد بناوں گا، قوموں کے لیے روشنی۔“ یسوعیاہ 42:6

تاریخی طور پر، یہودی، عیسائی اور مسلمان مقدس سر زمین میں ایک ساتھ رہتے تھے، اکثر باہمی احترام اور مشترکہ عقیدت کے ساتھ۔ یہودیت نے ہمیشہ محبت، معافی اور دوسروں کے لیے ہمدردی پر زور دیا ہے:

”تم بدل نہیں لو گے اور نہ ہی کینہ رکھو گے... بلکہ اپنے پڑو سی سے اپنے جیسلیمار کرو گے۔“ اجبار 19:18

## صیہونیت: ایک سیاسی بدعت

اس کے بر عکس، صیہونیت یہودیت کا تسلسل نہیں ہے، بلکہ ایک قوم پرست اور نوآبادیاتی نظریہ ہے جو 1948ء میں صدی کے یورپ میں ابھرا۔ یہ تورات کے اقدار پر مبنی نہیں تھا، بلکہ خون، مٹی اور برتری کے سیکولر افسانوں پر قائم تھا، اور اس نے ایک مذہبی و رثیٰ پر سیاسی اسجندٹا مسلط کیا۔ جیسا کہ اسرائیل کے پہلے وزیر اعظم ڈیوڈ بن گوریون نے اعلان کیا:

”ہمیں عربوں کو ملک بدر کرنا ہوگا اور ان کی جگہ لینی ہوگی... اور اگر ہمیں طاقت استعمال کرنی پڑے... ہمارے پاس طاقت موجود ہے۔“

جہاں یہودیت رحم کی تعلیم دیتی ہے، وہاں صیہونیت نے بے دخلی، نسل پرستی اور بے رحم تشدد کو جنم دیا۔ اس نے مقدس سر زمین کو میدان جنگ میں تبدیل کر دیا، اس کی تقدیم کیا اور یہودی روایت کے اخلاقی دل سے غداری کی۔ اسرائیل کی ریاست بائبیلی اسرائیل نہیں ہے۔ یہ ایک جدید امجاد ہے، ایک سیکولر ریاست جس کی پالیسیاں اکثر انبیاء کی تعلیمات کو چیلنج کرتی ہیں۔

”تم غیر ملکی کو ظلم نہیں کرو گے، کیونکہ تم مصر کی سر زمین میں غیر ملکی تھے۔“ فروج 9:23

## آباد کاروں کا تشدد: تورات کی بے حرمتی

شاید کوئی عمل یہودیت اور صیہونیت کے درمیان کی خلیج کو اسرائیلی آباد کاروں کے تشدد سے زیادہ واضح طور پر نہیں دکھاتا۔ غیر قانونی بستیوں کو وسعت دینے میں، انہوں نے فلسطینیوں کو منظم طور پر بے دخل کیا ہے۔ فصلیں جلائیں، قدیم زیتون کے درختوں کو اکھاڑ پھینکا، کنوؤں کو کنکریٹ سے بھر دیا اور خاندانوں کو دہشت زدہ کیا۔

”جب تم کسی شہر کا محاصرہ کرو... اس کے درختوں کو تباہ نہ کرو... کیا درخت انسان ہیں کہ تم ان کا محاصرہ کرو؟“

استثنا 19:20

یہ عہد کے لوگوں کے اعمال نہیں ہیں۔ یہ ایک ایسی قوم کے اعمال ہیں جو طاقت سے نئے میں ہے اور اس اخلاقی تباہی کے لیے اندر ہمی ہے جو وہ بوتی ہے۔

## انتظامی حراست اور غزہ پر محاصرہ

ایک اور جرم جو یہودی اخلاقیات کی کھلمن کھلا خلاف ورزی کرتا ہے وہ اسرائیل کی جانب سے انتظامی حراست کا استعمال ہے۔ فلسطینیوں، بشمول بچوں، کو بغیر کسی الزام یا مقدمے کے قید کرنا۔ حراست میں رکھے گئے افراد کو غیر انسانی حالات میں رکھا جاتا ہے، باقاعدہ طور پر ذلت، بھوک، بیماری اور تشدد کا شکار بنایا جاتا ہے۔ متعدد پورٹس نے جنسی تشدد کے استعمال کو دستاویزی شکل دی ہے، جس میں اشیاء کے ساتھ زبردستی داخل ہونے سے لے کر اجتماعی عصمت دری تک شامل ہے۔ قیدیوں کو ہر قسم کی رابطے سے کاٹ دیا جاتا ہے، جس سے ان کے خاندان عذاب میں رہتے ہیں، اکثر یہ نہیں جانتے کہ ان کے

یہاں تک کہ بین الاقوامی ریڈ کراس کمیٹی کو بھی کتنی فوجی حراستی سہولیات تک رسائی سے محروم کر دیا گیا ہے، اور حراست میں اموات غیر معمولی نہیں ہیں۔

”اگر تمہارا دشمن بھوکا ہے، اسے کھانے کے لیے روٹی دو، اور اگر وہیسا سا ہے، اسے پینے کے لیے پانی دو۔“

امثال 21:25-22

اکتوبر 2023 سے، اسرائیل نے اس ظلم کو بے مثال سطحون تک بڑھا دیا ہے، انتظامی بھوک کے منطق کو غزہ کی پوری آبادی - دو ملین انسانوں - تک پھیلا کر۔

”یہ نے غزہ کی پٹی پر مکمل محاصرے کا حکم دیا ہے... نہ بجلی، نہ کھانا، نہ ایندھن... ہم انسانی جانوروں سے لڑ رہے ہیں۔“ یو آو گالمنٹ، اسرائیل کے وزیر دفاع، 9 اکتوبر 2023

”غزہ میں ایک بھی گندم کا دانہ نہیں جائے گا۔“ بیزالل سموٹریچ، 2 مارچ 2025

یہ سیکیورٹی پالیسی نہیں ہے۔ یہ دفاع نہیں ہے۔ یہ اجتماعی سزا ہے۔ بین الاقوامی قانون کے تحت ایک جنگی جرم، اور تورات کے تحت ایک اخلاقی گھناظنا عمل۔

یہودیت دشمنوں کے ساتھ بھی رحم کا حکم دیتی ہے۔ اسرائیل جو کر رہا ہے وہ نہ صرف غیر قانونی ہے۔ یہ ایک کفر ہے۔

## بتسالم ایلو ہیم: خدا کی صورت میں

یہودیت سکھاتی ہے کہ تمام انسان، قطع نظر ان کی نسل، مذہب یا قومیت کے، الہی صورت میں بنائے گئے ہیں۔ بتسالم ایلو ہیم۔

”اور خدا نے انسان کو اپنی صورت میں بنایا... نہ اور مادہ، اس نے انہیں بنایا۔“ پیدائش 1:27

فلسطینیوں کو غیر انسانی بنانا، انہیں کیڑوں، جانوروں یا نیم انسانوں کے طور پر بیان کرنا، اس الہی صورت کو ناپاک کرنا ہے۔ یہ چیلول ہا شم ہے۔ خدا کے نام کی بے حرمتی۔

”فلسطینی دوپاؤں پر چلنے والے جانور ہیں۔“ یمنا خم بیگن، اسرائیل کے وزیر اعظم، 1982

”فلسطینی جانوروں کی طرح ہیں، وہ انسان نہیں ہیں۔“ امیلی بن داہان، نائب وزیر دفاع، 2013

”هم انسانی جانوروں سے لڑ رہے ہیں۔“ یو آو گالنٹ، 2023

ایسی بیان بازی نہ صرف انسانی تاریخ کے تاریک ترین ابواب سے نسل کشی کی زبان کی بازگشت کرتی ہے۔ یہ یہودیت کے اخلاقی بنیاد سے براہ راست متصادم ہے۔

## پکوآخ نفس: زندگی کی اعلیٰ قدر

”تم میرے احکام کو مانو گے... جنہیں انسان کرے گا اور ان کے ذریعے زندہ رہے گا۔“ اجبار 18:5

پکوآخ نفس کا حکم۔ ایک زندگی بچانا۔ یہودیت میں تقریباً ہر دوسرے حکم پر غالب ہے۔ دوسروں کو قتل کرنا، بھوکار کھانا یا تشدد کرنا، جبکہ یہ دعویٰ کرنا کہ خدا کے نام پر عمل کیا جا رہا ہے، سب سے بڑا کفر ہے۔

”جو ایک بھی جان کو تباہ کرتا ہے، اسے ایسا سمجھا جاتا ہے جیسے اس نے پوری دنیا کو تباہ کر دیا۔“ سنیہم درین

4:5

لہروں کو بلڈوزر سے مسماڑ کرنا، پناہ گزین کیمپوں پر بمباری کرنا، امدادی کارکنوں پر گولی چلانا اور بچوں کو پیاس سے مرنے دینا، جبکہ الہی منظوری کا دعویٰ کرنا، نہ صرف چیلول ہاشم ہے۔ یہ بت پرستی ہے۔

## صیہونیت بت پرستی کے طور پر

”جو کہتا ہے، یہ کھیت یرو شلم جتنا مقدس ہے، اس نے جھوٹا تقدیس کیا ہے۔“ مشناہ نیدریم 3:3

صیہونیت نے اسرائیل کی سر زمین کو ایک مقدس ذمہ داری سے سونے کے بچھڑے میں بدل دیا ہے۔ اس نے ریاستیت اور طاقت کو زندگی اور انصاف پر ترجیح دی ہے۔ یہ سب سے خطرناک شکل میں بت پرستی ہے۔

”تمہارے پاس میرے علاوہ کوئی اور خدا نہیں ہو گا... تم ان کے سامنے جھکلو گے اور نہ ان کی خدمت کرو گے۔“ استثنا 7:5-9

جب زمین اور خون کی محبت پڑو سی کی محبت پر غالب آجائی ہے، تو عہد ٹوٹ جاتا ہے۔

## یہودیوں کا اخلاقی فرض: ایمان کو نجات دینا

دنیا بھر کے یہودیوں کا مذہبی اور اخلاقی فرض ہے کہ وہ بولیں۔ خاموش رہنا یہودیت کے تقدیس کو خود ہی شریک ہونے کے مترادف ہے۔

”شر کو ترک کرو، نیکی کرنا سیکھو؛ انصاف کی تلاش کرو، ظلم کو درست کرو۔“ **یسوعیہ 1:16-17**

”انصف پانی کی طرح بہے اور صداقت ایک ہمیشہ ہبہے والی ندی کی طرح۔“ **عاموس 5:24**

”جو ایک جان بچاتا ہے، اسے ایسا سمجھا جاتا ہے جیسے اس نے پوری دنیا کو بچا لیا۔“ **سنیہدر مین 4:5**

یہودیت کی روح کو نجات دینے کے لیے، یہودیوں کو اپنے ایمان کے اخلاقی جوہر کو دوبارہ حاصل کرنا ہوگا۔ اور ظالموں کے ساتھ نہیں، بلکہ مظلوموں کے ساتھ کھڑا ہونا ہوگا۔

## اسراتیل اور اس کے حامیوں کے لیے ایک انتباہ

غزہ کی مٹی بے گناہ خون سے سیراب ہے۔ اور ہاتیل کی پکار کی طرح، یہ فیصلے کے لیے آسمانوں کی طرف اٹھتی ہے۔

”تم نے کیا کیا؟ تیرے بھائی کے خون کی آواز زمین سے میری طرف پکار رہی ہے۔“ **پیدائش 10:4**

تم یہود دشمنی کے الزام کو ناقدین کو خاموش کرنے کے لیے ہتھیار کے طور پر استعمال کر سکتے ہو۔ تم زمین پر انصاف سے بچ سکتے ہو۔ لیکن تم اس الہی حساب سے نہیں چھپ سکتے جو ان لوگوں کا انتظار کرتا ہے جو اس کے عہد کا مذاق اڑاتے ہیں اور اس کے نام کو ناپاک کرتے ہیں۔

”جو انسان کا خون بہاتا ہے، اس کا خون انسان کے ہاتھوں بہایا جائے گا، کیونکہ خدا نے انسان کو اپنی صورت میں بنایا۔“ **پیدائش 9:6**

”اگر تم میری بات نہ مانو گے... میں تمہیں قوموں میں بکھر دوں گا اور تمہارے پیچھے تلوار کھینچوں گا۔“ **احبار 26:33**

عہد کبھی بھی قاتلوں کے لیے ڈھال نہیں تھا۔ یہ انصاف کا مطالبہ تھا۔ اس کے ساتھ غداری کرو، اور تم الہی احسان کو نہیں، بلکہ الہی غضب کو دعوت دیتے ہو۔